۲

پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ قاضی
ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی

اسلام میں سماجی اور طبی خدمات کا تصور

سماجی خدمات میں مریضوں کا علاج و معالجہ اور طبی خدمات بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ اگر ایک ڈاکٹر خلوص نیت کے ساتھ کسی مریض کا علاج کرے اور وہ صحتیاب ہوجائے تو اس ڈاکٹر کے لیے یہ عمل ایسا ہے جیساکہ اس نے پوری دنیا کے انسانوں کو زندگی دی، اور اگر اس ڈاکٹر کی غفلت، کام چوری، سستی، غلط تشخیص یا غلط دوائی تجویز کرنے سے کوئی مریض مرجاتا ہے تو یہ ایسا ہے جیساکہ اس نے پوری دنیا کے انسانوں کی جان لی ——— ارشاد ربانی ہے: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۚ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا[1] (ترجمہ) "جس کسی نے کسی دوسرے شخص کو قتل کیا اور اس مقتول نے نہ کسی کو قتل کیا تھا اور نہ زمین میں فساد برپا کیا تھا تو اس شخص نے گویا کہ پوری دنیا کے انسانوں کو قتل کیا اور جس کسی نے کسی انسان کو زندگی دی اس نے گویا پوری دنیا کے انسانوں کو زندگی دی۔"

اس آیت کی روشنی میں کتنے خوش قسمت ہیں وہ ڈاکٹر جو اپنے کام میں عبادت کی نیت سے دلچسپی لیتے ہیں مریض کی تشخیص اچھی کرتا ہے اور دوائی بھی صحیح تجویز کرتا ہے۔ ایسے ڈاکٹروں کے لیے اس عمل سے اور بڑی عبادت اور سعادت اور کیا ہوسکتی ہے۔ ایک مریض کی بیماری کے خلاف جہاد کرنا اور اس جہاد میں فتح حاصل کرنا پوری انسانیت کو زندگی دینے کے مترادف ہے، اسی میں تو دارین کی فلاح ہے۔

اسی طرح اگر ایک ڈاکٹر مریض کی خدمت میں مصروف کار ہو، مریض غریب ہو اور وہ اس کو مفت دوائی مہیا کرے یا کوئی اور خدمت انجام دے یا اس کی کوئی اور ضرورت پوری کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام ضرورتیں پوری کرے گا۔ حدیث شریف پہلے گذر چکی ہے مفہوم دوبارہ لکھا جاتا ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کریگا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا اور جو کوئی بندۂ خدا کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔[2]

مطلب یہ ہوا کہ کسی مریض کی خدمت کرنا یا اس کے ساتھ بھلائی کرنا یا مدد کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ مدد

---

[1] قرآن کریم ۵ : ۳۲ [2] بخاری، کتاب المظالم / ترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الستر علی المسلم / ابوداؤد، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الستر علی المسلمین۔

کرنا ہے۔ اللہ کی مخلوق کے ساتھ محبت درحقیقت اللہ کے ساتھ محبت ہے۔ اگر کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو خوش دلی اور پیار کے ساتھ ایک گولی بھی دے، گپ شپ لگانے اور ٹیلیفون پر فضول باتیں کرنے کی بجائے مریضوں کی خدمت میں اپنے آپ کو مصروف رکھے، اس کی تکلیف اور درد دور کرنے میں مدد دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دردوں اور تکالیف کو کم کر دیں گے —— حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق جس کسی نے کسی مریض کا دکھ اور درد کم کردیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دکھ اور درد کم کر دے گا۔ اگر کسی ڈاکٹر نے تکلیف کی گھڑیوں میں کسی مریض کو دوائی دی اور اس دوائی کی وجہ سے اس کی تکلیف کم ہوئی یا ختم ہوئی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں اس کی سختی اور تکلیف کم یا ختم کر دے گا۔

طبی امداد اور علاج و معالجہ اسلام میں اس لیے ضروری ہے کہ صحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور ایک سماجی خدمت بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: الصحة والفراغة نعمتان من نعم الله [1]
(ترجمہ) "صحت اور فراغت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے دو نعمتیں ہیں"

بدقسمتی سے ان دونوں نعمتوں کے بارے میں اکثر لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں، ان کا خیال ہے کہ ان نعمتوں کو دوام حاصل ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے —— ایک حدیث شریف کی رو سے صحت بیماری سے پہلے اور فراغت مشغول ہونے سے پہلے غنیمت شمار کرنے چاہئیں۔ ان دونوں کے لیے صحیح مصرف ڈھونڈنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے صحت کی دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: سلِ اللّٰہَ العَافِیَۃَ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ [2]
(ترجمہ) "دنیا اور آخرت دونوں میں اللہ تعالیٰ سے اچھی صحت اور عافیت کی دعا مانگا کرو"

صحت کو قائم رکھنے کے لیے اگر ایک طرف علاج و معالجہ کو ضروری قرار دیا گیا ہے تو دوسری طرف ایسے اقدامات کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے جن سے بیماریاں سرے سے شروع ہی نہ ہوں اور ان کا تدارک ہو۔ بیماریوں کا تدارک کرنے پر اسلام نے بہت زور دیا ہے اور اس کا ایک اہم ذریعہ صفائی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گندگی اور غلاظت بیماریوں کے بنیادی اسباب میں سے ہیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، فرماتے ہیں:-
خمس من الفطرة: الختان والاستحداد وتقليم الاظفار وتنف الابط وقص الشارب [3]
(ترجمہ) "پانچ کام انسان کی فطرت کے مطابق ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال ہٹانا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال لینا اور مونچھوں کے بال لینا"

صحت کو قائم رکھنے کے لیے شریعت نے صفائی کے مزید چند اصول بتا دیئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

---

[1] زاد المعاد بحوالہ طب نبوی، حافظ نذر احمد لاہور اشاعت ہشتم ص ۱۸ [2] مسند احمد بن حنبل ۱: ۲۰۹ / ایضاً ابن ماجہ، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ [3] بخاری، کتاب اللباس، باب قص الشارب و باب تقلیم الاظفار

ارشاد ہے: (۱) غطوا الاناء برتنوں کو ڈھانپے رکھا کرو (۲) واوکئوا السقاء مشکیزے، صراحی وغیرہ کے منہ بند رکھا کرو۔ (۳) واغلقوا الابواب دروازوں کو بند کر لیا کرو۔ (۴) واطفئوا السراج [1] دیئوں اور لالٹینوں کو بجھا دیا کرو۔

منہ کی صفائی پر بھی اسلام نے بہت زور دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ طَيِّبُوهَا بِالسِّوَاكِ [2] اپنے منہ مسواک سے صاف کر لیا کرو ـــ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ [3] مسواک منہ کو صاف کرتا ہے۔

اسی طرح صاف کپڑے پہننا، جسم کو صاف رکھنا، وضو کرنا، غسل کرنا، دانتوں سے خوراک کے ریزے نکالنا، کم کھانا، اچھا کھانا، جگہ کو صاف رکھنا۔ یہ سب امور بیماریوں کے تدارک کے لیے ضروری ہیں۔

یہ حقیقت بھی سامنے رکھنے کی ہے کہ بیماری کا آنا کوئی گناہ یا عیب کی بات نہیں ہے، اس کے ذریعے اگر ایک طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا امتحان لیتا ہے تو دوسری طرف اسکے صبر کا جائزہ بھی لیتا ہے، ارشادِ ربانی ہے: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ [4] (ترجمہ) "ہم آپ کو ضرور بالضرور، خوف، بھوک، مالوں میں کمی، بیماری اور موت اور پھلوں میں کمی سے آزمائیں گے، پس خوشخبری دو اُن لوگوں کو جن کو اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہہ بیٹھتے ہیں کہ ہم بھی اللہ کے ہیں اور اُسی ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں"

اسلام نے بیماری کو گناہوں کا کفارہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: إِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عن المؤمن خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمَّى لَيْلَةٍ [5] (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے مومن کے سارے گناہوں کو معاف کرتا ہے"

ایک دوسری حدیث شریف میں آیا ہے: الامراض كفّارة لما مضىٰ [6] (ترجمہ) "بیماریاں پچھلے گناہوں کا کفّارہ ہیں"

علاج و معالجے کا فلسفہ اب دیکھنا یہ ہے کہ علاج اور معالجے میں فلسفہ کیا ہے؟ ـــ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا یَا رَبِّ مِمَّنِ الدَّاءُ؟ اے میرے رب بیماری کس سے ہے؟

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب آداب الطعام / ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب تغطیۃ الاناء

[2] ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ [3] بخاری، کتاب الصوم، باب السواک / ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ [4] قرآن کریم ۲: ۱۵۵

[5] بخاری، کتاب المرض، باب ما جاء فی کفّارۃ المرض [6] ایضاً

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا میری طرف سے! انہوں نے پھر پوچھا مِمَّنِ الدَّوَاءُ؟ دوائی کس کی طرف سے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: میری طرف سے! انہوں نے پھر پوچھا یا رب! فَمَا بَالُ الطَّبِيْبُ؟ اے میرے رب! پھر طبیب کس مرض کی دوا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: طبیب کے ہاتھ پر دوائی دیتا ہوں [1]

اس مکالمے سے یہ بات مترشح ہوتی کہ بیماری اور دوائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، ڈاکٹر کا کام یہ ہے کہ مریض کی بیماری کو معلوم کرے اور پھر اس کا علاج تجویز کرے اور پرہیز بتائے۔

توکل اور علاج رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دو ڈاکٹروں کو بلایا تاکہ ایک مریض کا علاج کریں۔ ڈاکٹروں نے کہا علاج کی کیا ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ پر توکل کافی ہے! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَالِجَاهُ فان الذی انزل الداء انزل الدواء ثم جعل فیہ شفاء فقال فَعَالَجَاهُ فَبَرِءَ [2] (ترجمہ) آپ دونوں اس کا علاج کریں اس لیے کہ جس نے بیماری پیدا کی اس نے دوائی بھی پیدا کی ہے پھر اس دوائی میں شفا بھی ودیعت کر رکھی ہے۔ چنانچہ ان دو ڈاکٹروں نے اس کا علاج کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔"

حدیث شریف سے یہ مطلب بھی اخذ ہوتا ہے کہ اگر کسی بیمار کی بیماری سخت ہو جائے تو اس کا علاج بہت سارے ڈاکٹر آپس میں مشورہ سے کریں۔ اسلیئے کہ اگر ایک ڈاکٹر اس کی تشخیص نہ کر سکے تو دوسرے کر سکیں گے، مشورے میں ویسے ہی برکت ہوتی ہے۔

دوائی اور تقدیر ایک دفعہ ایک شخص نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا تقدیر کے مقابلے میں دوائی کارگر ثابت ہو سکتی ہے؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الدواء من القدر وھو ینفع من یشاء بما یشاء [3] (ترجمہ) "دوائی بھی تقدیر میں لکھی ہوئی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اور جیسے چاہے فائدہ پہنچاتا ہے۔"

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے: لکل داءٍ دواءٌ فاذا اصیب دواء الداء برء باذن اللہ [4] (ترجمہ) ہر بیماری کا علاج ممکن ہے، جب بیماری کے لیے صحیح دوائی تجویز ہو تو وہ پھر اللہ کے حکم سے ٹھیک ہوتی ہے۔"

اس حدیث شریف سے یہ مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر کو مریض کی بیماری معلوم کرنے میں خاصی کوشش کرنی چاہیئے اور جب بیماری کی صحیح تشخیص ہو جائے تو اس کے لیے پھر مناسب دوائی تجویز کرنی چاہیئے اور صحیح اور مناسب احتیاط بھی بتا دینی چاہیئے۔

---

[1] طبِ نبوی، ۱۸ ف ف [2] بخاری، کتاب الطب / ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ داء الا وانزل لہ شفاء / ابو داؤد، کتاب الطب / ترمذی، ابواب الطب [3] طبِ نبوی، ۱۸ ف ف / ایضاً ابن ماجہ، ابواب الطب۔
[4] المستدرک، کتاب الطب ۴، ۲۰۰ / صحیح ابن حبان، کتاب الطب نمبر ۶۰۳۱

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے: ما انزل اللہ من داء الا انزل لہ شفاء [1] (ترجمہ) "اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری بھی لاعلاج پیدا نہیں کی ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ:

(۱) بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

(۲) مریض اور مرض کی صحیح تشخیص کرنی چاہیئے اور صحیح دوائی تجویز کرنی چاہیئے۔

(۳) کوئی بھی بیماری لاعلاج نہیں ہے، یہ الگ بات ہے کہ ڈاکٹروں کی غفلت اور سستی یا تحقیق و تشخیص نہ کرنے کی بنا پر اگر کوئی بیمار مرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے باز پرس کرے گا۔ آجکل ناسور سے جو آدمی بھی مرے گا اس کی باز پرس مسلمان ڈاکٹروں سے ضرور ہوگی۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ: دخل رسول اللہ علی مریض یعودہ فقال ارسلوا الی طبیب فقال قائل وانت تقول ذلک یا رسول اللہ قال نعم، ان اللہ عزوجل لم ینزل داءً الا انزل لہ دواءً [2] (ترجمہ) "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا ڈاکٹر کو بلاؤ، ایک سائل نے حیرت سے پوچھا یہ آپ ایسا کہتے ہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری لاعلاج نہیں چھوڑی ہے ہر بیماری کے لیے دوائی موجود ہے۔"

بعض ڈاکٹر حضرات ایسے بھی ہیں جو علاج نہیں کر سکتے یا اُن کو ڈاکٹری کا پورا علم اور تجربہ نہیں ہوتا یا ان کو اس بارے میں تربیت نہیں ملی ہوتی یا مرض کی پوری تشخیص نہیں کرتے یا کسی مریض کو غلط دوائی دیتے ہیں یا غفلت، کام چوری اور سستی کی وجہ سے کوئی مریض فوت ہو جاتا ہے یا اس کا کوئی عضو ضائع ہو جاتا ہے یا غلط آپریشن کرتے ہیں، ایسے ڈاکٹروں کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ طَبَّبَ ولم یعلم منہ الطب قبل ذلک فھو ضامن [3] "جس نے کسی مریض کا علاج کیا مگر وہ حقیقت میں وہ ڈاکٹر نہیں تھا یعنی نیم حکیم تھا یا طبابت کا تجربہ نہیں تھا یا مذکورہ بالا باتوں کا خیال نہیں رکھا تھا، تو اس مریض کو اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس کا تاوان اس کے ذمہ ہوگا۔"

ناپاک دوا کی ممانعت | نھی رسول اللہ عن الدواء الخبیث [4] (ترجمہ) "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوا کھانے سے منع فرمایا ہے۔"

---

[1] بخاری، کتاب الطب / ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء / ابو داؤد، کتاب الطب / ترمذی، ابواب الطب [2] ایضاً [3] ابو داؤد، کتاب الدیات، باب من تطبب ولا یعلم منہ طب

[4] ابن ماجہ، ابواب الطب، باب النھی عن الدواء الخبیث

ناپاک دوائی سے شراب بھی مراد لی جاسکتی ہے اور وہ دوائی بھی جس کے استعمال کا عرصہ ختم ہو چکا ہوتا ہے یعنی EXPIRED ہوتی ہے، اس سے صاف اور ستھری دوائی بھی مراد لی جاسکتی ہے، اس سے یہ مطلب بھی لیا جاسکتا ہے کہ مریض کا بستره، کھانا پینا، کھانے پینے کے برتن، انجکشن اور دوائی صاف ہونی چاہیئے اور صاف ہاتھوں سے دینی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ مریض کے اردگرد کا ماحول بھی صاف اور ستھرا رکھنا چاہیئے۔ بیت الخلاء، غسل خانہ اور اس کے کپڑے بھی صاف ہونے چاہئیں۔

اسلام نے مُضرِ صحت دوائی کے استعمال سے بھی روک رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ: دع الدواء ما احتمل جسدك الداء لہ (ترجمہ) "اس دوائی کا استعمال ترک کر دو جس سے جسم کو نقصان (SIDE EFKCT) پہنچنے کا احتمال ہو"۔ اس میں سخت اور تیز ادویات (ANTI-BIOTICS) بھی شامل ہیں اور دوائی بھی جس کا (SIDE EFKCT زیادہ) زیادہ ہو۔

اپریشن (OPERCTION) اسلام نے ضرورت کے وقت عمل جراحی کی بھی اجازت دی ہے کہتے ہیں کہ: ان النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) امر طبیبًا ان یَبُطَّ بطن رجل اجوی البطن ۲ (ترجمہ) "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈاکٹر کو حکم دیا کہ وہ استسقاء کے ایک مریض کے پیٹ میں سوراخ کرکے اس کے پانی کو خارج کر دے"۔ اس کام کیلئے آجکل سوئیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

پھوڑے پھنسیوں کا عمل جراحی اسی طرح اسلامی تاریخ میں پھوڑے پھنسیو کا عمل جراحی بھی ہوا ہے۔ ایک راوی کہتے ہیں: دخلت مع النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) علی رجل یعوده بظهره ورمٌ فقالوا یارسول الله بِهٰذِهٖ مِدَّة قال بطوا عنه قال علیؓ فما بَرِحتُ حتّٰی بُطّتْ والنبی شاهد ۳ (ترجمہ) "ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مریض کی عیادت کے لیے گیا، اس کی پیٹھ پر ایک پھوڑا تھا جس میں پیپ بھری ہوئی تھی، آپؐ نے فرمایا اس کا عمل جراحی کرو، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا عمل جراحی کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے درست ہوگیا"۔

ڈاکٹری کے علاج کے ساتھ ساتھ نفسیاتی اور روحانی علاج بھی ضروری ہے۔ نماز، سورۂ فاتحہ، معوذتین اور سورۂ اخلاص سے دم کرنا مفید ثابت ہوا ہے اور یہ ایک اچھا نفسیاتی علاج ہے۔ آپؐ نے

لہ طب نبوی، ۱۸۰ ف ۲ہ زاد المعاد، فی هدیه صلی الله علیه وسلم فی علاج الاورام والجراحات التی تبراء بالبط والبزل ۳ہ ایضاً

فرمایا ہے: علیکم بالشفائین، العسل والقرآن[1] (ترجمہ) ”دو چیزوں میں شفا طلب کر لیا کرو، قرآن میں اور شہد میں“۔

شہد میں تو اس لیے کہ اس میں اَن گنت پودوں کے پھولوں کا رس شامل ہوتا ہے جو مختلف بیماریوں کا علاج ہے۔ قرآن کریم میں اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

اگر جمادات سے شعائیں نکل سکتی ہیں اور ان کے ذریعے ریڈار کام کر سکتا ہے، اگر بجلی کی شعاعوں سے مختلف بیماریاں درست ہو سکتی ہیں، اور اگر ایکسرے مشین بجلی کی شعاعوں پہ کام کر سکتی ہے، اور اگر بجلی کی شعاعوں سے ناسور کا علاج ہو سکتا ہے، تو پھر قرآن کے ایک ایک حرف سے بھی شعائیں نکل سکتی ہیں، الفاظ میں بھی تو اثر ہوتا ہے۔ اگر کوئی کسی کو گالیاں دے تو آدمی بہت سخت غصہ ہوتا ہے اور اگر کوئی کسی سے نرم اور پیار محبت کی بات کرے تو مخاطب بہت زیادہ خوش ہوتا ہے ـــ اس لیے اگر قرآنِ پاک سے کسی کو دم کیا جائے تو وہ بھی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مگر قرآنِ پاک کے دم کے ساتھ ساتھ دوائی بھی استعمال کرنی چاہیئے، گویا کہ پہلے دوا پھر دُعا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ شفاء دینے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں، قرآن پاک بھی اللہ ہی کا کلام ہے اور حجر و شجر بھی اُسی کی مخلوق ہے، دوائی بھی اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے اور دُعا بھی اللہ ہی کی تجویز کردہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکیم لوگ اکثر اپنے نسخوں پہ یہ لکھ دیتے ہیں: ھو الشافی یعنی شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

[1] بخاری، کتاب الطب، باب الرقی بالمعوذات والقرآن و باب الرقی بفاتحۃ الکتاب

خطابت کی دنیا میں منفرد انداز کی حامل کتاب
ندائے منبر و محراب
کی جلد ثانی شائع ہو گئی ہے،
تالیف: مولانا محمد اسلم شیخوپوری
مستند دلائل، معتبر واقعات، خطیبانہ نکات و اشارات، ہر موضوع پر تفصیلی بحث، بے تحاشہ مواد، بے انتہا ذخیرہ، سینکڑوں کتابوں سے مستغنی کرنے والا خطابت کا عظیم شاہکار، علماء، خطباء، پروفیسرز، لیکچررز اور عوام و خواص کے لئے یکساں مفید
○ کمپیوٹر کی کتابت
○ خوبصورت طباعت
○ سفید کاغذ
○ میگزین کا مضبوط سنہری جلد
قیمت ۱۱۰/- روپے
مولانا شیخوپوری کی مشہور دلچسپ کتاب ”خزینہ“ کا دوسرا ایڈیشن عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ ”مسلمان کے حقوق“ بھی شائع ہو گئی ہے
شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ بنوریہ
سائٹ کراچی ۱۶، پاکستان، فون: ۲۹۳۲۶۰، ۲۹۴۸۱۹

محفوظ قابلِ اعتماد مستعد بندرگاہ
بندرگاہ کراچی
جہازرانوں کی جنّت

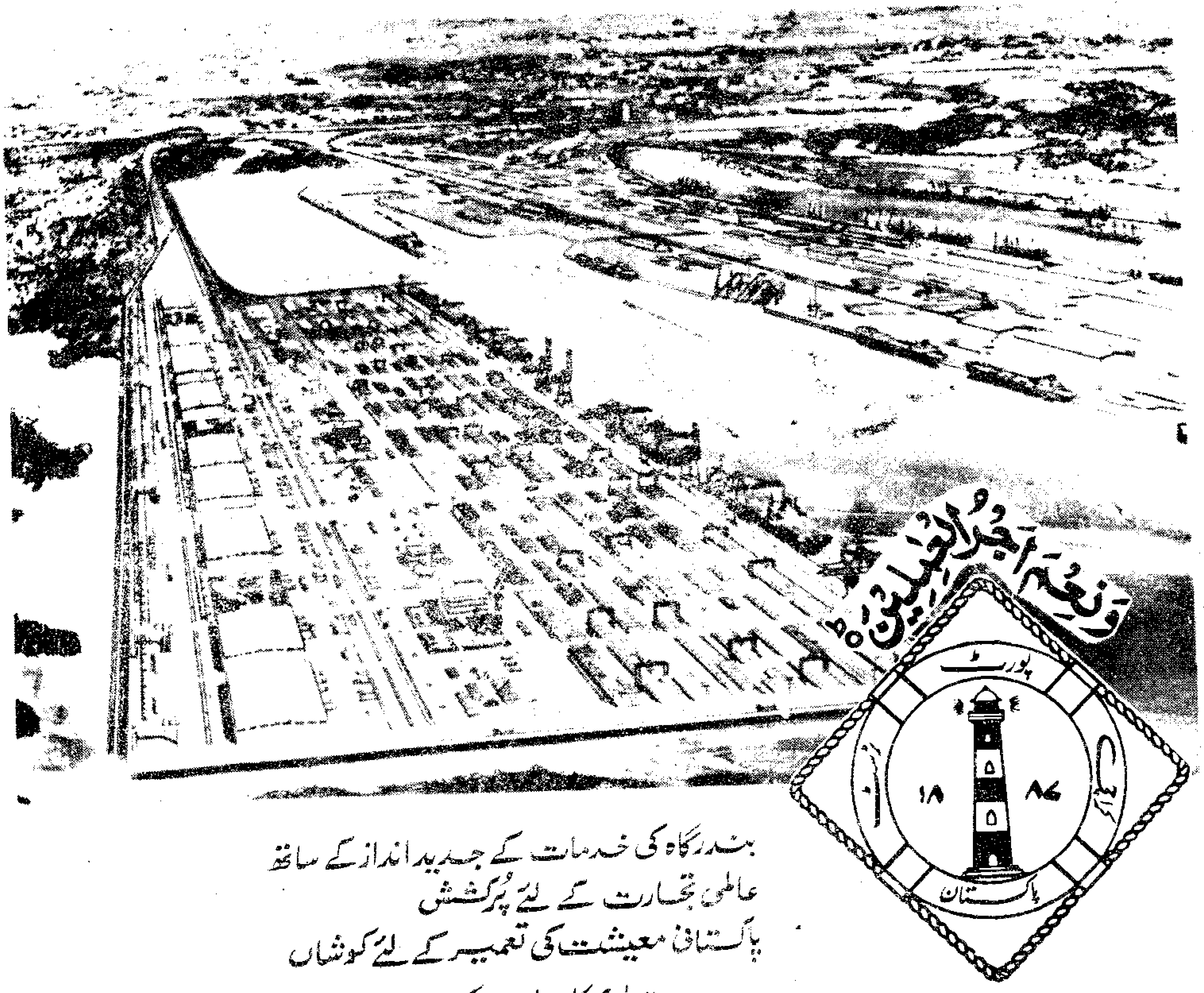

بندرگاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں

ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجینئرنگ میں کمالِ فن
- مستعد خدمات
- جدید ٹیکنالوجی
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ویں صدی کی جانب رواں

بمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندرگاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

Islamabad